آل عمران: 6

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(وہی ہے جو [تمہاری] ماؤں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جیسی چاہتا ہے بناتا ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غالب، خوب حکمت والا ہے۔)

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ (وہی ہے جو [تمہاری] ماؤں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جیسی چاہتا ہے بناتا ہے)

آیت: 2 میں اللہ کی صفت **اَلْحَیّ** (ہمیشہ زندہ) تھی۔ اب یہاں وضاحت کی جارہی ہے کہ اللہ کس طرح زندگی دیتا ہے۔
نطفہ کو کئی مراحل (stages) سے گزار کر اللہ تعالیٰ اُس نطفے کو انسان کی شکل میں پیدا کرتا ہے۔ انسان کی صورتیں ماں کے رحم (womb) کے اندر بناتا ہے
الزمر: 6 ← وہی [اللہ ہی] تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک پیدائش [مرحلے] کے بعد، پھر دوسری پیدائش [مرحلے] میں تین قسم کے اندھیروں [پردوں] میں پیدا کرتا ہے۔
تین پردوں کے اندر اندھیروں میں انسان کی شکل اللہ بناتا ہے۔ یہ اللہ کی کمال قدرت بتائی جارہی ہے۔ ہم تو اندھیروں میں کچھ بھی صحیح سے دیکھ بھی نہیں سکتے۔ اگر ہمیں اندھیرے میں کوئی کام کرنے کہے تو وہ بھی نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی ہمیں کچھ اندھیرے میں لکھنے کہے تو لکھ نہیں سکتے، تصویر بنانا تو بہت دور کی بات ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو ماں کے پیٹ میں جہاں بچہ تین پردوں کے اندر مکمل اندھیرے میں ہوتا ہے وہاں اسکی صورت بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر حصہ اپنی جگہ خوبصورتی کے ساتھ بنایا۔ جتنا لمبا، جتنا چوڑا چاہیے ویسے ہی بنایا۔ ناک کو ہی دیکھیے، ہاتھی کی سونڈ کی طرح لمبی نہیں بنایا۔ بھنویں، پلکیں، آنکھیں اور ہونٹ وغیرہ پر غور کریں کہ کتنی خوبصورتی سے بنایا۔ صرف چہرہ ہی نہیں بلکہ ہاتھوں اور پیروں پر بھی غور کریں کہ کیسا توازن (Balance) ہیں۔ اور جسم کے اندر بھی جو دل، پھیپھڑے، گردے (Kidneys)، انتڑیاں، ہڈیاں، اور گوشت وغیرہ کیسے کامل (Perfect) بنایا۔ سب سے چھوٹی چیز خلیہ (Cell) کو اگر خوردبین (Microscope) سے دیکھیے جو ننگی آنکھوں سے نظر بھی نہیں آتا اُسکی بھی شکل دیکھیے حیران کن ہے۔ ہڈی، خون، جلد، گوشت اور دوسرے بھی خلیے الگ الگ شکل میں نظر آتے ہیں۔
ہر چیز جسم میں زبردست طریقے سے پیکنگ کر کے رکھ دیا۔ اُسے ہلنے نہیں چھوڑا۔ اور سارے نظام (System) جیسے ہضم نظام (Digestive system)، نظام تنفس (Respiratory System) وغیرہ کو بھی برقرار (Maintain) رکھتا ہے۔
ایک نطفے کو کئی مراحل سے گزار کر کیسی انسان کی تخلیق کرتا ہے! کیا چیز ہوتی ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کیا چیز بنا دیتا ہے!
المؤمنون: 14 ← پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا، پھر اُس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنا دیا پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیں۔ پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا پھر اُس کو دوسری بناوٹ میں پیدا کر دیا.....

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ماں کے رحم جہاں تین اندھیروں کے پردے ہیں وہاں بناتا ہیں۔
رحم کا سائز بہت چھوٹا ہوتا ہے (8 cm long, 5 cm across, 4 cm thick)
پھر حمل ٹھہرنے کے بعد آہستہ آہستہ اِتنا بڑھتا ہے کہ دو یا ڈھائی کلو کا بچہ اُس میں پرورش پاتا ہے۔ بچے کو اُس اندھیرے میں بھی رزق مل رہا ہوتا ہے۔

كَيْفَ يَشَاءُ جسطرح وہ [اللہ] چاہتا ہے بناتا ہے۔
کسی کو کوئی اختیار نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے جیسے چاہے بچے کو بنائے۔ ماں یا باپ اگر چاہے کہ بچہ اُسی کی طرح دکھے تو بھی وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ کمال کی بات تو یہ ہے کہ دنیا میں کروڑوں اربوں انسان پیدا ہو چکے ہیں لیکن کسی کی بھی شکل و صورت دوسرے سے پوری طرح نہیں ملتی حتیٰ کہ جڑوا بچوں میں بھی کچھ نہ کچھ فرق اللہ تعالیٰ نے رکھا۔
اِسی طرح فرق اِن چیزوں میں رکھا:

1> لڑکا اور لڑکی	2> خوبصورت اور بدصورت
3> کالا اور گورا	4> خوش قسمت اور بدقسمت
5> لمبا اور چھوٹا	6> لمبی عمر اور چھوٹی عمر وغیرہ

جیسے چاہتا ہے ویسے بناتا ہے۔

چونکہ یہ آیات عیسائیوں کے باطل عقائد کی تردید میں نازل ہوئیں۔ نعوذ باللہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دے رہے تھے، اللہ کے ساتھ شرک کر رہے تھے۔ اس لیے انھیں توحید کی دعوت دی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بیان کے ساتھ اُن باتوں کا بھی ذکر کیا گیا جس سے عیسیٰؑ کے الٰہ ہونے کی نفی ہوتی ہے۔ یہ آیتیں پیش کر کے بتایا جارہا ہے کہ عیسیٰؑ ہمیشہ سے نہیں تھے۔ دوسرے انسانوں کی طرح عیسیٰؑ نے اپنی ماں کے پیٹ میں پرورش پائی۔ وہ بھی ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتے رہے۔ انھیں بھی اللہ تعالیٰ نے اُسی طرح پیدا کیا جسطرح دیگر تمام انسانوں کو۔ اُن کی صورت بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی ماں کے رحم میں بنائی اور انھیں بھی جسطرح چاہا پیدا کیا۔ وہ تو اللہ کے بندے اور مخلوق ہیں۔ اس لیے ایک دن اُن پر بھی موت آئے گی۔
وہ **الحی** (ہمیشہ زندہ) نہیں ہو سکتے اور **القیوم** (سنبھالنے والا) نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ پوری کائنات کا نظام بھی نہیں سنبھال سکتے۔ لہٰذا وہ الٰہ کیسے ہو سکتے ہیں۔ اِس لیے آگے فرمایا:

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (اُس [اللہ] کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بہت ہی زبردست خوب حکمت والا ہے۔)

آخر میں پھر وہی دعویٰ جو آیت: 2 (**اللّٰهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ**) دہرا دیا گیا۔
الٰہ تو وہی ہو سکتا ہے جس کی یہ صفات ہوں اور جو یہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں وہ نہ خود اپنے وجود کی مالک ہیں اور نہ ہی اپنے وجود کو قائم رکھ سکتی ہیں۔ وہ خواہ پتھر کے تراشے بُت ہوں یا کوئی جانور اور درخت ہوں یا فرشتے اور پیغمبر ہوں۔ اُن میں کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ عبادت کے لائق اللہ ہی ہے کیونکہ
1> توحید کی عقلی دلیل [آیت: 2] ← اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ قائم رہے گا۔
2> توحید کی نقلی دلیل [آیت: 4 - 3] ← اللہ تعالیٰ نے ہی ہر زمانے میں لوگوں کی ہدایت کے لیے کتابیں اور انبیاء بھیجے۔ اور سارے انبیاء کا یہی دعویٰ تھا کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں۔ انھوں نے کوئی نیا دعویٰ پیش نہیں کیا جس کے سمجھنے یا ماننے میں لوگوں کو کوئی مشکل ہو۔
3> اللہ تعالیٰ کا وسیع علم اور قدرت [آیت 6 - 5] ← اللہ تعالیٰ سے کائنات کی کوئی بھی چیز چھپی نہیں۔ وہ تو ماں کے پیٹ میں تین پردوں کے اندھیروں میں بھی تمہاری صورتیں بناتا ہے۔ اُس سے تو تین پردوں کے اندھیروں کی بھی چیز چھپی نہیں ہے۔ تم تو اپنے ہی بارے میں نہیں جانتے۔ تمہیں تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ تم ماں کے پیٹ میں کس حال میں تھے۔ اور صرف اِتنا ہی نہیں بلکہ تم تو کسی اور چیز کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتے تھے۔

النحل: 78 ← وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا...
(اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے [اسطرح] نکالا ہے کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے...)

ایک وقت تو ایسا تھا جب تمہارا اپنا وجود نہ تھا۔ تمہاری اپنی کوئی حیثیت بھی نہ تھی۔ تمہیں تو تمہارے اپنے والدین بھی نہیں جانتے تھے۔

الانسان: 1 ← هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا
(کیا انسان پر زمانے کا ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے کہ جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔)

جس ذات نے تمہیں پیدا کیا وہی تمہیں یہ سب بتا رہا ہے کیونکہ وہی زیادہ جانتا ہے تو پھر تم اُس کی ہدایات کا انکار کیسے کر سکتے ہو! جو ذات **الحی القیوم** اور کامل علم اور کامل قدرت رکھتی ہے اور جس کے غلبے و قوت اور حکمت و دانائی سے اِس کائنات کا یہ سارا سلسلہ چل رہا ہے وہی صرف عبادت کے لائق ہے۔ عبادت صرف اُسی کا حق ہے، وہ نہ عیسیٰؑ کا حق ہے نہ اُن کی والدہ کا اور نہ کسی اور کا۔